پرچہ ترمذی شریف سالانہ 2021

سوال نمبر 1

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز سے فارغ ہوئے
جس میں آپ نے زور سے قراءت فرمائی، پھر فرمایا میرے ساتھ
تم میں سے اب کسی نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوچ رہا تھا کہ مجھے
کیا ہو گیا ہے کہ میں قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا لوگ جہری نمازوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے
سے رک گئے جس دن سے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔

جز (ب):-

قراءت خلف الامام

اختلاف ائمہ

ائمہ اربعہ کے نزدیک:-

امام کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے

دلائل:- 1-

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون

2:-

من كان له امام فقراءة الامام له قراءة

3:-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

4:-

مسلم شریف میں ہے ایک آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سری نماز میں قراءت کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

شعبی نے کہا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے قوم نے تسبیح کہی انہوں نے بھی تسبیح کہی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دو سجدے سہو کیے۔ بیٹھ گئے پھر صحابہ کرام کو بتایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا جس طرح انہوں نے کیا۔

جز (ب):-

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے یا بعد میں؟

اختلاف ائمہ

احناف کے نزدیک:-

سجدہ سہو سلام کے بعد ہے

امام شافعی کے نزدیک:-

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے

امام مالک کے نزدیک:-

سجدہ سہو اگر نماز میں زیادتی کی وجہ سے کر رہا ہے تو سلام کے بعد کرے اگر کمی کی وجہ سے کر رہا ہے تو سلام سے پہلے کرے۔

امام احمد کے نزدیک:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو فرمایا وہاں پہلے کرے، جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں کیا وہاں بعد میں کرے۔

سوال نمبر 3

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا۔ ایک انصاری عورت کے گھر گئے، اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، آپ نے اس کا گوشت تناول فرمایا وہ آپ کے پاس کھجوروں کا چھابہ لائی آپ نے اس سے چند کھجوریں لیں۔ پھر ظہر کا وضو کیا اور نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آئے اور بکری کا باقی ماندہ گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

جز (ب) :-

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم

ائمہ اربعہ کے نزدیک :-

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

دلیل :-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

جز (ج) :-

حدیث الوضوء مما مست النار کا جواب

اس کے دو جواب ہیں۔

1 :-

یہ وضو شرعی نہیں بلکہ ہاتھ، منہ وغیرہ صاف کرنے کے لیے تھا۔

2 :-

اس جیسی حدیثیں منسوخ ہیں کیونکہ ابوداؤد وغیرہ میں ہے،
کان آخر الامرین ترک الوضوء مما مست النار۔

سوال نمبر 4

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بئر بضاعۃ سے وضو کریں؟ جبکہ وہ ایسا کنواں ہے جس میں حائضہ عورتوں کے کپڑے کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی شئی پلید نہیں کرتی۔

جز (ب):-

اختلاف ائمہ: الماء طھور لاینجسہ شئی:

احناف کے نزدیک:-

جاری پانی پلیدی گرنے سے پلید نہیں ہوتا۔

دلیل:-

لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل منہ

امام شافعی کے نزدیک:-

قلتین یا اس سے زیادہ پلیدی گرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا۔

دلیل:-

1. اذا بلغ الماء اربعین قلۃ لم ینجس
2. اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل الخبث

امام مالک کے نزدیک:

اگر پانی کا وصف تبدیل ہو جائے تو پلید ہوگا ورنہ نہیں۔

دلیل:-

الماء طھور لاینجسہ شئی

پرچہ ترمذی شریف سالانہ 2020

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا. آپ سے پوچھا جا رہا تھا اس پانی (کی پلیدی) کے بارے جو کھلی فضا میں ہو اور اس سے چوپائے، درندے وغیرہ پیتے ہوں، ابن عمر نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ پلیدی نہیں اٹھا سکتا.

ترکیب نحوی:-

اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث:

اذا حرف شرط، کان فعل ناقص، الماء اسم کان کا، قلتین خبر، لم حرف جزم، یحمل فعل مضارع الخبث مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا. شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا.

جز (ج):-

قلتین کا معنی:-

یہ قلہ کی تثنیہ ہے قلہ کا معنی ہے مٹکا، گھڑا، قلتین کا مطلب دو مٹکے اور یہ مادہ کثیر کے حکم میں ہے. کسی صحیح حدیث میں اس کی مقدار متعین نہیں کی گئی.

بعض نے کہا ایک قلہ اڑھائی سو رطل کا ہوتا ہے اور بعض نے تین سو کہا پہلے کے مطابق یہ پانچ سو رطل ہوئے دوسرے قول کے مطابق چھ سو رطل ہوا.

الماء طہور لا ینجسہ شئی:-

الماء پر الف لام جنس کا ہے اور اس سے مراد وہ پانی ہے جو پاک ہو.

مطلب یہ ہے کہ جاری پانی میں پلیدی گرنے سے وہ پانی پلید نہیں ہوتا

سوال نمبر 2

جز (الف) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو. کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی حرارت سے ہے.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام :-

جاہلیت میں آپ کا نام عبد شمس تھا.

اسلامی نام :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلامی نام کئی بتائے گئے ہیں.

مشہور ترین نام :-

عبد اللہ، عبد الرحمن ہے.

کنیت کی وجہ تسمیہ :-

ایک دن آپ بلی کے بچے کو بغل میں لے کر کہیں جا رہے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا انت ابو ہریرہ.

اسی دن سے آپ اسی نام سے مشہور ہو گئے.

جز (ب) :-

ظہر کی تعجیل و تاخیر کے بارے مذاہب

امام اعظم، احمد، مالک کے نزدیک :-

ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں تاخیر کے ساتھ پڑھنی چاہیے.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ظہر کو سردیوں میں جلدی ادا کرو گرمیوں میں تاخیر کے ساتھ ادا کرو۔

امام شافعی کے نزدیک:۔

ظہر سردی گرمی دونوں میں تعجیل کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

دلیل:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق سے زیادہ جلدی کسی اور کو ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جز (ج):۔

اوقات نماز

فجر کا وقت:۔

صبح صادق کے طلوع ہونے سے سورج نکلنے تک

ظہر کا وقت:۔

سورج ڈوبنے سے سایہ ایک یا دو مثل ہونے تک۔

عصر کا وقت:

سایہ ایک یا دو مثل ہونے سے سورج غروب ہونے تک۔

مغرب کا وقت:

سورج غروب ہونے سے شفق کے غائب ہونے تک

عشاء کا وقت:۔

شفق کے غائب ہونے سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک۔

سوال نمبر 3

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو وائل نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حیاج اسدی سے فرمایا میں تجھے اس کام پر بھیج رہا ہوں، جس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے کہ کسی قبر کو اونچا مت چھوڑ مگر برابر کر دے۔ اور کسی صورت کو نہ چھوڑ مگر اسے مٹا دے۔

تعیین:-

یہاں مومن کی قبر مراد ہے۔ کیونکہ کچھ بزرگوں کی قبروں کو دور خلیفوں نے بہت اونچی بنا دی ہیں تاکہ دوکانداری جمی رہے۔

جز (ب):-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کی قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا۔

نبی پاک نے مشرکین کی قبروں کو برابر کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ دراصل وہ اپنی قبریں بہت زیادہ اونچی بنواتے تھے تاکہ باہر والا دیکھ کر عظیم ہستی تصور کرے۔

جز (ج):-

اولیاء کرام اور علماء کی قبروں کا حکم۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صحابہ نے نبی پاک اور صحابہ کی جتنی قبریں بنائی وہ زمین سے 9 انچ اوپر تھیں۔ اگر اولیاء و علماء کی قبریں اتنی اونچی ہوں تو اس میں حرج نہیں۔
بعض اولیاء کی مزارات کو خلیفوں نے اپنی دوکانداری کے لیے اونچا بنایا
شیخ عبد الحق نے فرمایا اور فتح القدیر وغیرہ میں تصریح ہے کہ قبر سطح زمین سے ایک بالشت اونچی ہونی چاہیے
علامہ شامی نے تصریح کی ہے کہ اگر کوئی مقبرہ بنانا چاہیے کچھ مقاصد کے لیے تو یہ مستحب عمل ہے جیسے قرآن خوانی کے لیے تاکہ لوگ بیٹھ کر پڑھیں، وغیرہ۔ تاہم اس معاملہ میں فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے۔

پرچہ ترمذی شریف سالانہ 2019

سوال نمبر 5

جز (الف):۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوم کی کوڑا کرکٹ پر تشریف لائے۔ آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے آیا اور میں پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑیوں کے قریب ہو گیا، آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

جز (ب):۔

دونوں حدیثوں میں تطبیق:۔

تطبیق کی تین صورتیں ہیں

1: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو فرمایا وہ عظیمت تھا اور جو خود کیا وہ بیان جواز کے لیے کیا کہ مجبوری کے وقت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔

2: اس کوڑا کرکٹ والے ڈھیر پر گندگی تھی پیشاب کرنے سے چھینٹے پڑنے کا خدشہ تھا

3: سنن بیہقی وغیرہ میں تصریح ہے کہ آپ کو گھٹنوں میں درد تھا اور عربوں میں اس بیماری کا علاج کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تھا ان وجوہات کی بنا پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

جز (ج)

آدمی جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے

آدمی جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ، پیٹھ کرنا؟

پیشاب (چھوٹا ہو یا بڑا) کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ کرنا دونوں منع ہے۔ چاہے کھلے میدان میں ہو یا صحرا میں۔

سوال نمبر 2

جز (ا):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے عورتیں واپس ہو کر جاتیں انصاری نے کہا عورتیں اپنی چادروں میں لپیٹ کر جاتیں انہیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

(اا) ترجمہ حدیث:-

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فجر کو خوب روشن کرکے پڑھو کیونکہ اس سے اجر میں اضافہ ہوتا ہے۔

جز (الف):-

دونوں حدیثوں میں تطبیق:

1: پہلی حدیث اس وقت کی ہے جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مصلحتوں کی بنا پر نماز اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔

دونوں وقتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے یعنی اندھیرے اور روشنی میں
لیکن ہمارے نزدیک روشنی میں پڑھنا افضل ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ
کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔

امام طحاوی:۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آدمی نماز اندھیرے
میں شروع کرے قراءت لمبی کرکے اسے روشنی میں ختم کرے۔

جز (ب):۔

فجر کی نماز اندھیرے یا روشنی میں پڑھنا؟

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:۔

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک:۔

صبح کی نماز روشنی میں
پڑھنا افضل ہے۔

دلیل:۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر

ائمہ ثلاثہ کی دلیل:۔

سوال میں مذکور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
والی روایت ہے۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب:۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
کچھ مصلحتوں کی بنیاد پر کچھ عرصہ اندھیرے میں نماز پڑھائی
باقی کمان وغیرہ محققین کے نزدیک ہر جگہ استمرار کو نہیں چاہتا
اگر قرینہ کوئی نہ ہو۔

سوال نمبر 3

جز (الف):-

ترجمہ عبارت:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو، دو رکعت نماز (نفل) پڑھتے۔ اور (دو کے ساتھ) ایک (ملاکر) وتر پڑھتے۔

وتر کی فضیلت پر حدیث:-

1: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم پر ایک نماز بڑھا دی گئی ہے اور وہ وتر ہے۔ اگر تم سے کہا جائے کہ تم سونے کا اونٹ لے لو گے یا وتر تو تم اس پر وتر کو ترجیح دو۔ کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

2:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر حق ہیں جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔

جز (ب):-

وتر کی رکعتوں کے بارے اختلاف ائمہ

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے کہ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک:

وتر تین رکعتیں ہیں ایک سلام کے ساتھ

دلیل:-

1 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا فرماتے۔ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

2: الوتر ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب او کما قال:

امام شافعی کے نزدیک:

وتر ایک رکعت کیلئے کر اکیلا پڑھ سکتے ہیں۔

دلیل:-

سوال میں مذکور حدیث ظاہرا انکی دلیل ہے۔

امام مالک کے نزدیک:-

وتر تین رکعت ہیں دو سلام کے ساتھ

دلیل:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو۔ انہوں نے اس سے استنباط کیا کہ مغرب کی نماز میں تین رکعتیں اور ایک سلام ہے لہذا وتر میں بھی تین رکعتیں ہیں لیکن سلام دو ہیں۔

احناف کا مذہب:-

اس مسئلہ میں احناف کے مذہب کو ترجیح ہے کیونکہ عبداللہ بن عباس نے تصریح فرما دی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا فرماتے اور اس میں فلاں، فلاں سورت قراءت فرماتے۔

سوال نمبر ۵

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو۔ اور نکاح مسجدوں میں پڑھا کرو۔ اور اس پر دف بجایا کرو۔

حدیث میں وارد امر؟

حدیث میں وارد تمام امر استحباب ہیں۔ یعنی اس طرح کرنے میں حرج نہیں بلکہ یہ مستحب عمل ہیں۔

جز (ب)

ولیمہ نکاح سے پہلے ہے یا بعد میں؟

سنت طریقے کے مطابق ولیمہ نکاح کے بعد ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سارے ولیمے نکاح کے بعد فرمائے۔

تاہم اگر کوئی ولیمہ نکاح سے پہلے رکھتا ہے تو اس میں حرج نہیں۔

بن بلائے ولیمہ پر آنا؟

اگر کسی کو ولیمہ کی دعوت نہیں دی گئی وہ آگیا تو شادی والوں کو فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ وہ محسوس نہ کرے کہ میرے آنے سے تنگی ہوئی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کی دعوت عام ہے۔ یعنی اس میں غریب امیر سب شریک ہوں۔ ایک حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اس ولیمہ پر جو صرف امیروں کے لیے رکھا گیا ہو۔